صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز جمعرات مورخہ 20 اگست 2015ء

(بمطابق 4 ذیقعدہ 1436ء ہجری)

جلد 15 شمارہ 59

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	2547
2۔ دعائے مغفرت	2548
3۔ غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	2548
4۔ جناب سپیکر کی جانب سے اعلان	2553
5۔ مسئلہ استحقاق	2553
6۔ توجہ دلاؤ نوٹس	2556
7۔ مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015ء کا زیر غور لایا جانا	2556
8۔ مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015ء کا پاس کیا جانا	2557
9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015ء کا زیر غور لایا جانا	2557
10۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن 2015ء کا پاس کیا جانا	2464

11۔ مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی
بورڈ مجریہ 2015ء کا زیر غور لایا جانا 2564
12۔ مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی
بورڈ مجریہ 2015ء کا پاس کیا جانا 2565
13۔ مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015ء
کا زیر غور لایا جانا 2565
14۔ مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015ء
کا پاس کیا جانا 2566
15۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع 2567
16۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا 2567

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 20 اگست 2015ء بمطابق 04 ذیقعدہ 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

لَّيۡسَ ٱلۡبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمۡ قِبَلَ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ وَلَـٰكِنَّ ٱلۡبِرَّ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ وَٱلۡمَلَـٰٓئِكَةِ وَٱلۡكِتَـٰبِ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ وَءَاتَى ٱلۡمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَـٰمَىٰ وَٱلۡمَسَـٰكِينَ وَٱبۡنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلۡمُوفُونَ بِعَهۡدِهِمۡ إِذَا عَـٰهَدُواْ ۖ وَٱلصَّـٰبِرِينَ فِى ٱلۡبَأۡسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلۡبَأۡسِ ۗ أُوْلَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ ۖ وَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُتَّقُونَ۔

(ترجمہ): نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔ و آخرُ الدعوَانا أنِ ٱلحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلعَـٰلَمِينَ۔

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: تھینک یو سر۔ تاریخی مسجد مہابت خان کے خطیب چند روز پہلے وفات پا گئے ہیں، آپ سے گزارش ہے سر! کہ ان کیلئے ایوان میں دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی فضل غفور صاحب! دعا کیجئے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' : محترمہ ثوبیہ شاہد، کوئسچن نمبر 2471، 2472، 2473، 2474، 2475، وہ Absent ہے تو یہ سارے کوئسچنز Lapse ہوئے۔

2471 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) مالی سال کی 963.007 ملین روپے ایلوکیشن میں سے مورخہ 30-04-2015 تک 239.601 ملین روپے Ongoing schemes پہ خرچ ہوئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ مزید 56.90 ملین روپے جون تک خرچ ہونے کا امکان ہے۔ 666.506 ملین روپے ہیں جو کہ اس سال استعمال نہیں ہو سکتے، Surrender کر دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل اور وجوہات سکیم وائز ایوان کو فراہم کی گئیں۔

2472 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز منقضی (Lapse) ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ کو مختلف مدات میں 2014-15 میں ترقیاتی فنڈز ملے ہیں۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

2014-2015 میں دیئے گئے ٹوٹل متوقع فنڈز 339.37 ملین روپے۔

متوقع خرچ شدہ فنڈ 319.13 ملین روپے۔

واپس شدہ (Surrender) رقم 87.87 ملین روپے۔

(مزید تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

2473 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2014-15 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز منقضی (Lapse) ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت): (الف) جی ہاں، صوبے کے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2014-15 میں محکمہ محنت کو تین ترقیاتی منصوبوں کیلئے مجموعی طور پر 26.00 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ب) محکمہ محنت کو مختص کردہ 26.00 ملین روپوں میں سے موجودہ مالی سال 2014-15 میں تقریباً تین ملین روپے خرچ ہو جائیں گے جبکہ بقیہ رقم محکمہ خزانہ کو وقت پر واپس کی گئی تاکہ دوسرے ترقیاتی منصوبوں کو بر وقت جاری کی جاسکے۔ معزز رکن اسمبلی کے علم میں ہو گا کہ تکنیکی طور پر یہ فنڈز (منقضی) تصور نہیں ہوتے۔

موجودہ مالی سال کے دوران خرچ ہونے والی رقم کی چیدہ چیدہ مدات درج ذیل ہیں:

1۔ اشیاء اور خدمات کے حصول کیلئے اشتہارات۔

2۔ کم عمری کی مشقت کیلئے بھرتی شدہ انسپکٹران کی مشاہرات۔

3۔ انسپکٹران کیلئے سفری سہولیات (موٹر سائیکل) کی خریداری۔

4۔ دفتری امور کی انجام دہی کیلئے متفرقہ اخراجات۔

فنڈز کے واپس کرنے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ ایک منصوبے کے تحت خدمات کے حصول کیلئے فنی اور مالی تجاویز بذریعہ اشتہارات طلب کی گئیں۔ دوران چھانٹی یہ امر عیاں ہوا کہ ان میں سے صرف ایک تجویز مطلوبہ معیار پر اتر رہی تھی اور مروجہ قانون کے مطابق اس صورت میں اس تجویز کنندہ کو خدمات کی فراہمی کیلئے منتخب نہیں کیا جا سکتا تھا، لہذا متعلقہ فورم ڈیپارٹمنٹل کنسلٹنٹ سیلیکشن کمیٹی نے ہدایت کی کہ خدمات کے حصول کیلئے دوبارہ اشتہار جاری کیا جائے۔

2۔ دوسرے منصوبہ کے پی سی ون میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اضافی جہتوں کا شمول مقصود تھا جس کی وجہ سے ان کی منظوری میں اضافی عرصہ صرف ہوا۔

3۔ تیسرے ترقیاتی منصوبے میں شامل بندشی محنت پر ایک مطالعہ قانون کے اسمبلی سے پاس نہ ہونے کی وجہ سے مؤخر کرنا پڑا۔ متعلقہ قانون حال ہی میں اس ایوان نے پاس کیا ہے اور اجراء کے مراحل میں ہے۔ اس طرح اب مذکورہ مطالعہ پر کام شروع کیا جائے گا مگر اس کی تکمیل حالیہ مالی سال کے دوران ناممکن ہے۔

مندرجہ دونوں منصوبوں پر آئندہ مالی سال کے شروع ہوتے ہی کام کے اجراء کا امکان ہے جس سے خاطر خواہ رقم خرچ ہو جائے گی۔

2474 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی (Lapse) ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انڈسٹری، کامرس اینڈ فنی تعلیم کو مالی سال 15-2014 میں صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی پروگرام کی مد میں دیئے گئے فنڈز، اخراجات اور واپس کئے گئے فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Sector	Allocation in Million	Expenditure in Million	Surrender in Million
SIDB	316.7	119.497	197.195
SDA	703.5	278	425.5
TEVTA	1347.681	286.83	1060.881
Commerce	641	467.53	173.623
Printing Press	398	204.354771	187.31
Industries	63.967	6.481	57.486
Total	3471.0	1362.694	2101.995

2475 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی (Lapse) ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پشاور: ابتدائی طور پر دو کنال پلاٹ پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے مورخہ 27-06-2012 کو خریدا گیا اور اسی سال ایک اور دو کنال کا پلاٹ اضافی خریدا گیا اور ان پلاٹس کا قبضہ بھی پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے لیا جا چکا ہے۔ پی ڈی ڈبلیو پی سے پی سی ون عوض 222 ملین روپے پر منظور کیا جا چکا ہے۔ ایڈ منسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ نے 30 ملین روپے کی منظوری دی ہے۔ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو ارسال کر دیا گیا ہے اور سول ورک کیلئے مشتہر کیا گیا ہے۔

2۔ ایبٹ آباد: پلاٹ کی خریداری کی مد میں ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد کو ادائیگی کی گئی ہے مگر قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے زمین کے حصول کو کالعدم کیا گیا ہے۔

3۔ ڈی آئی خان: زمین حاصل کی گئی ہے، ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ سے 87.64 ملین روپے کی منظوری بھی لی گئی ہے اور محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ڈی آئی خان آفس کو 15 ملین روپے ارسال کئے جاچکے ہیں۔

4۔ نوشہرہ: پلاٹ کے حصول کی مد میں 2.1 ملین روپے کی منظوری لی گئی ہے، پلاٹ کا حصول لیا گیا ہے اور 97.69 ملین روپے محکمہ سی این ڈبلیو کو ارسال کئے جاچکے ہیں۔

5۔ کنسلٹینسی چارجز: پانچ ملین روپے ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ٹو کو Maintenance کی مد میں ارسال کئے جاچکے ہیں۔

6۔ زمین کے حصول کے اخراجات: 0.0246 ملین روپے پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو زمین کے حصول کی مد میں ادا کئے جاچکے ہیں۔

7۔ علاوہ ازیں 139.975 ملین روپے اضافی ہیں لیکن حوالگی سے پہلے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو اعتماد میں لیا جائے گا۔

8۔ محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹکس کنٹرول کے عملہ کی استعداد کار بڑھانا: 13 ملین روپے کے عوض 2010 میں پراجیکٹ کی منظوری لی گئی ہے اور اضافی رقم کی واپس حوالگی متعلقہ محکمہ کو ہو چکی ہے مگر یہ سکیم اے ڈی پی سے خارج کی گئی ہے۔

9۔ اینٹی نارکاٹکس فورس کا قیام: 100 ملین روپے کے عوض پی سی ون پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو پی ڈی ڈبلیو پی سے منظوری کیلئے جمع کیا جاچکا ہے مگر تاحال منظوری نہیں ملی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ معزز اراکین کی چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب راجہ فیصل زمان صاحب 20-08-2015؛ جناب فضل حکیم صاحب 20-08-2015؛ جناب انور حیات صاحب، ایم پی اے 20-08-2015؛ جناب ملک شاہ محمد صاحب 20-08-2015؛ جناب محمد رشاد خان 20-08-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب 20-08-2015؛ جناب سردار ظہور صاحب 20-08-2015؛ جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب 20-08-2015؛ جناب احتشام جاوید صاحب 20-08-2015؛ محترمہ خاتون بی بی 20-08-2015؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک اعلان آپ کے سامنے، معزز ممبران صوبائی اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ PIPS کے تعاون سے ٹریننگ کا سلسلہ جاری ہے۔ آج رولز آف بزنس کا سیشن ختم ہوا۔ مورخہ 24 تا 28 کمیونیکیشن پر اسمبلی میں بات ہوگی۔ آئی ٹی پر ٹریننگ ستمبر کے پہلے ہفتے میں اسلام آباد میں ہوگی۔ Interested ممبران صاحبان سیکرٹری آف دی کمیٹی عطاء اللہ صاحب کے پاس اپنے نام درج کرائیں۔ چونکہ اکثر ممبران کے موبائل نمبر تبدیل ہو چکے ہیں، لہذا اپنے قابل استعمال موبائل نمبرز بھی آئی ٹی سیکشن میں جمع کرادیں تاکہ بروقت ایس ایم ایس ہو سکے۔ شکریہ جی۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: مسٹر محمود جان، آئٹم نمبر 5۔ مسٹر محمود جان، مسٹر محمود جان۔

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 10 اگست 2015 کو مجلس قائمہ نمبر 12 برائے محکمہ صحت کا اجلاس صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ میں طلب کیا گیا تھا جس میں اسمبلی کی طرف سے حوالہ کردہ امور کو زیر بحث لایا جانا تھا لیکن سیکرٹری محکمہ صحت کی مسلسل غیر حاضری کی بناء پر احتجاجاً اجلاس کو ملتوی کرنا پڑا کیونکہ مجلس ہذا نے اپنے منعقدہ اجلاس مورخہ 19 مارچ 2015 کو بھی ان کی غیر حاضری کا نوٹس لیا تھا لیکن محکمہ کی درخواست پر کمیٹی نے اپنی کارروائی کو جاری رکھا اور یہ ہدایت کی کہ آئندہ اجلاس میں وہ بذات خود شرکت کریں۔ باوجود واضح ہدایات کے 10 اگست کے اجلاس میں بھی وہ غیر حاضر رہے اور نہ ہی انہوں نے سپیشل سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کو اجلاس میں بھیجا جس کی وجہ سے کمیٹی نے اپنا اجلاس آدھے گھنٹے کیلئے برخاست کرتے ہوئے بذریعہ ڈاکٹر پرویز کمال خان، ڈی جی ہیلتھ سروسز خیبر پختونخوا سیکرٹری صاحب کو حاضر ہونے کی اطلاع دی لیکن وہ پھر بھی حاضر نہ ہوئے۔ سیکرٹری صاحب صحت کا یہ غیر ذمہ دارانہ رویہ نہ صرف کمیٹی کی تضحیک کے مترادف ہے بلکہ کمیٹی کے واضع احکامات قصداً، ارادتاً جس سے کمیٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ متعلقہ قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔ معزز ممبر نے جو بات کی ہے، میں ایسے، چونکہ میں اس دن تھا نہیں، میں ملک سے باہر تھا بہر حال گورنمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ کی ایک Commitment ہے اور Responsibility ہے کہ اگر کسی سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں منسٹر خود بھی آتا ہے کیونکہ وہ ہمارے فائدے کی باتیں ہوتی ہیں اور اس ہاؤس کے ممبران جو کوئسچنز Raise کرتے ہیں، یہاں پہ جو Issues raise کرتے ہیں اور جس پر ڈسکشن ہوتی ہے، اگر وہ کمیٹی ممبران اس کو ہاؤس ریفر کرتے ہیں تو آنا چاہیئے، Exact مجھے ڈیٹیل کا چونکہ پتہ نہیں ہے اور ممبر صاحب نے مجھے اس دن بتایا تھا۔ Unfortunate یہ تھا کہ Weekend ہو گیا، میں گھر چلا گیا کہ اس کی Reason کیا تھی کہ سیکرٹری صاحب نہیں آ سکے؟ بہر حال ان کے تحفظات بجا ہیں، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ سیکرٹری صحت کو یا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو، بلکہ اپنے آپ سے شروع کر دوں کہ منسٹر کو بھی اگر کوئی باہر نہ ہو یا کسی اور، تو ان کو ضرور آنا چاہیئے، ہمارے فائدے کی بات ہے اور ریکویسٹ کرتا ہوں میں معزز ممبر کو کہ سیکرٹری صحت صاحب سے میں بات کروں گا، وہ آ کے ان کے ساتھ بیٹھ بھی جائیں گے اور ان کے جو Reservations ہوں گے، وہ ان شاء اللہ ہم ایڈریس بھی کریں گے اور فیوچر میں یہ Commitment کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم یہ Assure کرائیں گے کہ سیکرٹری خود آئیں گے اور سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگز اٹینڈ کریں گے، بلکہ آپ ایک رولنگ بھی دے سکتے ہیں کہ اگر کوئی ایمرجنسی نہ ہو یا کوئی اگر باہر ہو، Otherwise سب کو آنا چاہیئے اور وہاں پر سٹینڈنگ کمیٹی کی جو Proceedings ہوتی ہیں، اس کو سننا بھی چاہیئے اور اس میں معزز ممبران کو انفارمیشن یا Update بھی کرنا چاہیئے۔ تو میری ذاتی ریکویسٹ میرے بھائی سے ہو گی کہ اگر ایک موقع دیا جائے، میں ان کے ساتھ سیکرٹری ہیلتھ کو بٹھا دوں گا، شاید وہ اس وقت کہیں پہ نہ ہو یا حاضر نہ ہو یا کسی اور کام میں ہو، بہر حال سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ اس پہ میں کلیئر ہوں کہ بہت ہی زیادہ ضروری ہے سارے کاموں سے، بیٹھ کے اگر ان کو ایک موقع دیا جائے ان شاء اللہ تو فیوچر میں اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہو گا، میری ریکویسٹ ہو گی میرے بھائی سے یہ۔

جناب سپیکر: جناب محمود جان!

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! شهرام صاحب خو ډیرې ښې خبرې اوکړې، هم دغه رنګې تیر اجلاس کښې هم شهرام موجود وو جی او هغه د دې خبرې یقین دهانی اوکړه چې آئنده اجلاس کښې به وی جی۔ دې اجلاس کښې چې مونږ راواوغوښتو نو ما ته ئے، دا خبره په Minutes کښې ده، ما ترې تپوس اوکړو چې

آیا سیکرټری صاحب سی ایم صاحب سره دے ؟ وئیل ئے چې نه نشته، ما وئیل آیا ګورنر صاحب سره دے ؟ وئیل ئے نه نشته، ما وئیل چې د دې ستی نه بهر دے ؟ وئیل ئے نه جی خپل آفس کښې دے۔ نو مطلب دا دے چې خپل آفس کښې ناست وی او زمونږ یو بزنس او دغه د پاره دے نه راځی نو په داسې سیکرټری څه کومه جی۔ مخکښې هم داسې شوی وو، دا په Minutes کښې هم دی نو لهذا د سبق د پاره دا څیز د کمیټۍ ته حواله شی، زه خپل دغه واپس نه اخلم، دا د کمیټۍ ته حواله شی جی۔ تهینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شہرام خان! پھر کیا ہے؟

<u>سینیئر وزیر (صحت):</u> میں ان کی بات کا احترام بھی کرتا ہوں اور سپورٹ بھی کرتا ہوں کہ میں پھر سے کہہ رہا ہوں کہ جی سارے منسٹرز Including myself, also myself, across the board سارے سیکرٹریز سب کو آنا چاہیئے، جس طرح یہ چاہتے ہیں، مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے کہ اگر مان لی جائے تو بڑی مہربانی ہو گی، اگر یہ نہیں مانتے تو پھر جس طرح ان کی خواہش ہے، مجھے اس پہ کوئی وہ نہیں ہے لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلو اگر وہ، میرے خیال میں یہ سٹینڈنگ کمیٹی، یہ اسمبلی کی ایک جان ہوتی ہے، اسمبلی کیلئے اس کا ایک بہت اہم کردار ہے اور جتنی قانون سازی ہوتی ہے، اس میں سٹینڈنگ کمیٹی ایک اہم Role play کرتی ہے۔ جو بھی منسٹر، سیکرٹری جب بھی سٹینڈنگ کمیٹی بلائے، وہ Top priority کی بنیاد پہ اس کو لیا جائے گا۔ تو اگر وہ نہیں چاہتا تھا، میں اس کو پھر ہاؤس میں پیش کرتا ہوں لیکن اگر آپ ایک دفعہ پھر اس کے ساتھ وہ کرتے ہیں تو پھر محمود خان! اگر یہ Commitment کرتا ہے-----

<u>جناب محمود جان:</u> نه جی، سپیکر صاحب! کمیټۍ ته ئے حواله کړئ جی، داسې نه کیږی، مطلب دا دے دا کمیټۍ ته لیږل پکار دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شہرام خان! اوکے، ٹھیک ہے؟

<u>سینیئر وزیر (صحت):</u> اوکے، ٹھیک ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the motion be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7: Mr. Muhammad Idrees, MPA, not present, lapsed. Mufti Fazal Ghafoor, MPA.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ تورورسک پولیس چوکی انچارج، اے ایس آئی محمد علی مسلسل لوگوں کو پولیس گردی کا نشانہ بنا کر غیر قانونی طریقے سے ان کی مارپیٹ کر رہے ہیں جو کہ بونیر جیسے حساس علاقے میں ریاستی اداروں سے نفرت کا باعث بن رہا ہے۔ اس کی انکوائری کروا کر سختی سے ایسے اقدامات کی حوصلہ شکنی چاہیئے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں مفتی فضل غفور صاحب کی اس توجہ دلاؤ نوٹس کو سپورٹ کرتا ہوں، بالکل انکوائری ہونی چاہیئے اور پولیس کو ہرگز یہ اختیار، حق حاصل نہیں ہے کہ وہ لوگوں کی مارپٹائی کرے، ان کو اذیت دے، تو میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: سر! اس کو اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کیا جائے، میری گزارش ہو گی منسٹر صاحب سے تو بہت ہی بہتر ہو گا، پراپر انکوائری ہو گی اور اگر مجرم ہوا تو سزا ملے گی، نہیں ہوا تو پھر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، امتیاز صاحب!

وزیر قانون: جی، میں متعلقہ حکام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فوری طور پہ اس میں انکوائری کنڈکٹ کریں اور ایک ہفتے کے اندر اندر رپورٹ پیش کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی سر۔

جناب سپیکر: اوکے۔

مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8 and 9: Honourable Senior Minister for Local Government.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: Sir I beg to introduce,

Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Fourth Amendment) میں Billزیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Fourth Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! کوئی آواز نہیں۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Long Title and Preambles also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Senior Minister, please.

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! میں Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Fourth Amendment) Bill پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Fourth Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015 for consideration, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مولانالطف الرحمان(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولاناصاحب، مولانالطف الرحمان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر!یہ احتساب کمیشن کی امنڈمنٹ کیلئے جو بل پیش کیا جارہاہے،اس حوالے سے میں سمجھتاہوں کہ پہلے بھی ہماری ایک سلیکٹ کمیٹی بنی تھی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, attention.

قائد حزب اختلاف:اور ہونایہ چاہیئے کہ اب جوامنڈمنٹ آرہی ہے تواس کووہ سلیکٹ کمیٹی دوبارہ چیک کرتی اوراس پہ ڈیٹیل اوراس میں ڈسکشن ہوجاتی،تو یہ جو ہم بل لارہے ہیں اور پھر بار بار ہم اس میں امنڈمنٹ لارہے ہیں تو تھوڑاسااس پریکٹس سے ہماری جان چھوٹتی کہ ہمیں پھر ضرورت پڑتی ہے اور پھر ہمیں وہ نقائص بعد میں نظرآتے ہیں اور پھراس کو ہم دوبارہ اسمبلی میں پیش کرتے ہیں جناب سپیکر!تواچھایہ ہوگا کہ اس دفعہ اگر سلیکٹ کمیٹی ہے اور بنی تھی،اسی احتساب کمیشن کے حوالے سے ہے تو پھر وہ جوامنڈمنٹ لائی جارہی ہے تو وہ بھی تو وہ سلیکٹ کمیٹی کے تھروآنی چاہیئے تھی اوراس پہ Detailed discussion ہوتی تاکہ دوبارہ ہمیں یہ پرابلم سامنے نہ آتااور پھر ہمیں ضرورت پڑتی اور پھر ہم اس میں مزیدامنڈمنٹس کرنے کیلئے پیش کرتے ہیں۔توجناب سپیکر!یہ توآج زیر غور بھی لایاجارہاہے اوراس کو پاس بھی کیاجارہاہے، ویسے بھی جوبلوں کی بھرمار ہورہی ہے اور میرے خیال میں آرہے ہوتے ہیں،شاید گورنمنٹ سائڈ کے بھی جو ہمارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں،شاید کوئی بھی اس کو نہ پڑھ سکتاہے،نہ ان کو پتہ ہوتاہے کہ یہ بل آرہا ہے اوراس میں کیاکچھ ہے؟توبعد میں جب ہمارے سامنے مشکلات آتی ہیں پھر ہم سوچتے ہیں کہ یہ ہم نے اسی اسمبلی سے پاس کیاہے اور پھر ہمیں ضرورت پڑرہی ہے کہ ہم اس میں امنڈمنٹ کریں۔توآج بھی اگر یہ امنڈمنٹس آرہی ہیں تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ وہ سلیکٹ کمیٹی کے اس سے گزر کے آتیں اور اس پہ Detailed discussion ہوتی توشاید دوبارہ ہمیں پھر امنڈمنٹ کی ضرورت نہ پڑتی،ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کوسلیکٹ کمیٹی میں جاناچاہیئے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اس میں کوئی گورنمنٹ کی کمیٹی بنی ہے نا، Shah Farman! Please comment، یہ شاہ فرمان اس پہ بات کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، منور صاحب۔

وزیر قانون: Already پکښې شوی دی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! جیسے لطف الرحمان صاحب نے فرمایا کہ یہ جو لاء اور قانون، سر! جو قانون اور لاء ہم بنا رہے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ For months یا For week یا کوئی اس قسم کا وہ بنا رہے ہیں، یہ بنا رہے ہیں Forever کیلئے، تو میرے خیال میں اگر یہ سلیکٹ کمیٹی میں وہاں پہ ڈسکشن کی جائے، جیسے چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، جیسے Conflict کا وہ ایشو تھا، وہ اچھے طریقے سے وہاں پہ ڈسکشن ہوئی اور یہ جو امنڈمنٹس یہاں پہ آ رہی ہیں تو کم از کم وہاں سلیکٹ کمیٹی بھی اس پہ اگر کوئی پراپر طریقے سے ڈسکشن کرے، ایسا نہ ہو کہ کل پھر کوئی اور گورنمنٹ آ جائے اور اس میں پھر دوبارہ کوئی اس قسم کی امنڈمنٹس کرے۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے ہاں بھیجیں تاکہ اس پہ پراپر بحث ہو۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جو امنڈمنٹس ہیں، یہ ٹیکنیکل بنیادوں کے اوپر اور جناب سپیکر! کوئی بھی ایکٹ، جب Implementation کی سٹیج اس کی آ جاتی ہے تو اس کے اندر بہت ساری چیزیں سامنے آ جاتی ہیں کہ جس کو Amend کرنا ہوتا ہے یا جس کو آپ تبدیل کریں تاکہ Implementation میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔ چونکہ یہ ٹیکنیکل بنیادوں کے اوپر، یہ اس ایکٹ کی بنیادی ضرورت ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اس کے اندر لیگل ایشوز Create ہو سکتے ہیں لیکن جو اس ہاؤس کے اپوزیشن اور ٹریژری کے ممبران کا بھی اور اس کے اندر بیوروکریسی کا بھی ایک خیال ہے، وہ یہ ہے کہ To ensure justice، انصاف بالکل انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا ہو، اس کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ایک کمیٹی ہونی چاہیئے اور اس کے اوپر بات ہو سکتی ہے۔ جو بات ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ کیا کسی بندے کو Arrest کرنا ضروری ہے کہ نہیں؟ کیا انوسٹی گیشن اور انکوائری کی سٹیج کتنی ہونی چاہیئے؟ اس ایکٹ کے اندر جناب سپیکر! نہ تو Voluntarily return ہے، نہ اس کے اندر Plea bargain ہے، نہ یہ Money

generating authority ہے، یہ بالکل NAB سے ایک Different Act ہے اور مقصد یہ ہے، کرپشن کی Elimination کیلئے مقصد یہ ہے کہ ہم Conviction کی طرف جائیں گے، عدالت فیصلہ کرے گی۔ اس حوالے سے ہماری اس امنڈمنٹ کے حوالے سے جو میٹنگ ہوئی احتساب کمیشن کی لیگل ٹیم کے ساتھ تو انہوں نے In principle اس کلچر کے ساتھ Agree بھی کیا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ دو ایک ریفرنسز ان کے پاس ایسے ہیں کہ ان کو وہ عدالت بھجوا رہے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں Arrest کرنے کی ضرورت نہیں ہے، Accused جانے اور اس ریفرنس کے حوالے سے عدالت جانے اور وہ Conviction کی طرف جائیں گے، اگر Accused کے اوپر واقعی کوئی ثبوت ہیں۔ جناب سپیکر! یہ بات بالکل صحیح ہے کہ Reputation ہماری ایک ہی ہے، خاصکر اس ہاؤس کے آنریبل ممبرز کی اور اعلیٰ افسران کی کہ اگر کوئی اس کی Reputation خراب ہو جائے، کوئی وہ بدنام ہو جائے اور بعد میں وہ بری بھی ہو جائے تو کوئی اس کو Compensate نہیں کر سکتا، اس کی Reputation کو Restore نہیں کر سکتا، تو جو پروسیجر ہے، اس پروسیجر کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ایک کمیٹی اگر پارلیمانی لیڈرز کی ہو اور اس کو At length discuss کرے لیکن یہ Different ہے، یہ اسلئے کہ اس ایکٹ کی بنیاد ہے، اگر اس کو ہم پاس نہ کریں تو شاید اس ایکٹ کی Essence کو چیلنج کیا جا سکتا ہے، تو لہذا جناب سپیکر! میں Shortly یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ، اپوزیشن ممبران اور سب قابل احترام ہیں اور Justice کو Ensure کرنے کیلئے اس کے اوپر بات ہو سکتی ہے، پروسیجر کے اندر جو غلطی ہے، غلطیاں ہیں یا جس کے اوپر Concern ہے، اس کے اوپر بات ہو سکتی ہے، اس کو Incorporate کیا جا سکتا ہے، اس کے اوپر ڈیبیٹ ہو سکتی ہے لیکن اس امنڈمنٹ اور وہ جو Concept ہے، اس کے اندر فرق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہم پاس کرائیں اور جو ہاؤس کا Concern ہے، بالکل To ensure justice، اس کیلئے اگر پروسیجر کے اندر کوئی غلطیاں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بات ہونی چاہیئے جس سے اس ایکٹ کی سپرٹ ہے، وہ اس سے اور زیادہ Enhance ہو گی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ کرپشن کی Elimination کیلئے عدالت کا فیصلہ بڑا ضروری ہے اور کسی کے خلاف ثبوت ہے، چونکہ نیب کے اندر Plea bargain ہے، وہ Arrest کر سکتے ہیں، Plea bargain کیلئے بھی وہ Arrest کرتے ہیں، Voluntarily return کی بات ہو سکتی ہے لیکن چونکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں ہے، تو یہ Ensure کرنا، دوسری بات جناب سپیکر! Concept کے اندر یہ چیز ڈسکس بھی ہو گئی ہے کہ اس قسم کے جرم کے سارے ثبوت موجود ہوتے ہیں ڈاکومنٹس کے

اندر، کاغذات کے اندر موجود ہوتے ہیں، لہذا یہ 302 یا324 کا کیس نہیں ہے کہ آپ اسلحہ برآمد کریں، کسی سے کہیں کہ پستول کدھر ہے؟ تو جہاں پرArrest کی ضرورت نہیں ہے، چونکہ Defamation کی کلاز بھی اس کے اندر موجود ہے اور سارے آنریبل ممبرز یا افسران بالا بھی سارے محترم ہیں، اس Concept کے اوپر بات بھی ہو سکتی ہے جناب سپیکر! اور اس کو Incorporate بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میں، مولانا صاحب! ایک وضاحت کروں، پھر آپ، ایک تو لیگل جب کوئی بھی بل پیش کیا جائے اور زیر غور لانے کیلئے تحریک بھی ایوان میں منظور کی جائے تو یہ پھر کمیٹی کے حوالے نہیں ہو سکتا کیونکہ پہلے ایوان نے منظور کیا ہے، قاعدہ 82 اور 83 متعلقہ قواعد ہیں۔ اس سلسلے میں میری آپ کے ساتھ ایک ڈسکشن بھی ہوئی تھی، تو ایک تو گورنمنٹ نے اپنے لیول پہ ایک کمیٹی بنائی ہے اور اس کمیٹی کے بعد جب یہ امنڈمنٹس آئیں گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ میرا خود بھی یہ ہے کہ ہم اس کے اوپر ایک پوری ڈیبیٹ کریں گے اور جو جو اس کے لیگل ایکسپرٹس ہیں، ان کو Involve کر کے کوئی اس میں ڈالیں گے۔ تو ابھی تو یہ ایک پروسیجر ہو چکا ہے اور وہ کمیٹی میں بھی آپ کو دعوت دی گئی ہے کہ آپ اس کمیٹی میں، کون اس کمیٹی کو ہیڈ کرتا ہے؟ عنایت خان! آپ پلیز، آپ اس پہ Comments کریں پھر مولانا صاحب بات کر لیں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! کیبنٹ کی ایک سب کمیٹی بنی ہے جس کو میں ہیڈ کرتا ہوں اور سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ہے، سیکرٹری لاء ہے، شاہ فرمان خان، سینیئر منسٹر ہیلتھ اور سینیئر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ اینڈ منسٹر فار لاء اور منسٹر فار ریونیو، بڑی، مطلب کیبنٹ کی ہیوی کمیٹی ہے، اس کے یہ سارے ممبران صاحبان ہیں اور اس کے دو تین، تین سیشنز ہوئے ہیں۔ ہم نے پراونشل سروسز کے جو آفیسرز ہیں، ان کا مؤقف بھی سنا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ احتساب کمشنر کا بھی مؤقف سن لیں، ڈی جی صاحب کا بھی مؤقف سنیں اور جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، ان کے ساتھ بھی کسی ایک سیشن کے اندر لمبا سیشن کر کے ان کے مؤقف کو بھی سنیں اور وہ بالکل جلد ہی اس کی Findings اور Recommendations ہم لاء کے فارم میں ڈرافٹ کر کے اسمبلی میں لے آئیں گے اور جتنے بھی ان کے خدشات ہیں، وہ ہمارے بھی ہیں، ہم بھی سارے، Basically تو ہم بھی پراونشل اسمبلی کے ممبرز ہیں لیکن یہ جو چیز ہے، یہ بالکل ٹیکنیکل نیچر کی ہے، مثلاً جوڈیشل لاک اپ، اس میں جوڈیشل لاک اپ، جو کرنٹ لاء ہے، اس میں جوڈیشل لاک اپ نہیں ہے، اگر Custody ختم ہوتی ہے تو پھر کیا ہو گا؟ تو ایک بالکل ٹیکنیکل نیچر کی چیز ہے، اسلئے ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جتنے بھی اپوزیشن کے

دوست چاہتے ہیں، اتنی جلدی اس کمیٹی کی Proceedings کو آگے بڑھائیں گے اور ہم Day to day basis پہ آئندہ ایک ہفتے کے اندر ہم چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی بیٹھیں، باقی سٹیک ہولڈرز کے ساتھ بھی بیٹھیں اور اس کمیٹی کی Recommendations کو ہم بہت جلدی فائنل کرنا چاہتے ہیں لیکن ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ جو ہے، اس کو پاس ہونے دیں اور Next میں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو پورا Involve کریں گے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر۔ دراصل جناب سپیکر! شاہ فرمان صاحب نے احتساب کی ضرورت اور اس کے مسائل کے حوالے سے بات کی ہے، ہمیں اس پہ اعتراض نہیں ہے، ہم جو بات کر رہے ہیں، ہمارا اس میں مقصد یہ تھا کہ ایک چیز، پہلے بھی جب یہ بل پاس ہو رہا تھا تو اس کیلئے سلیکٹ کمیٹی بنی تھی، اگر اس وقت اس کی ساری پیچیدگیوں کو، ساری پیچیدگیوں کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، یہ پلیز آپ بیٹھ جائیں، ارباب صاحب! بیٹھ جائیں، پلیز۔ اشتیاق صاحب! آپ پھر سے کوئی مشورہ کر لیں، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: ان ضرورتوں کو اور ان پیچیدگیوں کو اگر ہم اس وقت بھی، اگر ہم اس میں جلدی نہ کرتے اور ہم اس کو پوری ایک مشاورت سے گزارتے تو آج شاید ہمیں یہ تکالیف نہ ہوتیں، تو میں اسی لئے کہہ رہا ہوں، میں یہ نہیں چاہتا، میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ ہو لیکن ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اگر اس سلیکٹ کمیٹی میں ہمارے اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز بھی تھے اس میں، اگر دوبارہ سے ان کے سامنے بھی یہ ایک چیز آجاتی اور اس پہ ان کی مشاورت بھی اس میں شامل ہوتی تو وہ سب سے اچھی بات تھی کیونکہ سلیکٹ کمیٹی بنی اسی لئے تھی اور جو بعد کی بات کر رہے ہیں، ہم بھی سمجھتے ہیں ان مسائل کو، سب کیلئے ہیں، وہ صرف ہمارے لئے یا ان کیلئے نہیں ہیں، اس پورے ایوان کی ذمہ داری ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ایک بل پاس کریں اور یہ ایک مستقل قانون کا حصہ بنے گا اور اس نے چلنا ہے، ایک دن کیلئے نہیں ہے، تو ہمارا مقصد اس میں یہ ہے کہ Detailed discussion کے بعد، مشاورت کے بعد اور ہمارے بہت سارے دوسرے لوگ جو اس میں سپیشلسٹ ہیں، اس حوالے سے ان کی مشاورت سے اگر ہم یہ چیز ایک دفعہ کرتے تو دوبارہ شاید ہمیں ضرورت نہ پڑتی کہ ہم امنڈمنٹ کرتے۔ مجھے اندازہ ہے کہ اس کے بعد پھر ہم ایک امنڈمنٹ لائیں گے تو یہ فوری نوعیت کی جو ضرورت یہ محسوس کر رہے ہیں تو یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ یہ بھی

سلیکٹ کمیٹی کے جو ممبران تھے، ان کی نظر سے گزرتا اور وہ آپ کو بہتر مشورہ دے سکتے تھے۔ ہمارا کوئی تنقید برائے تنقید کا مقصد نہیں ہے، ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ جو لاء ہمیں بنانا ہے تو وہ ایسا ہو کہ قابل عمل ہو، کسی کو کوئی پرابلم نہ ہو اور ایک اگر متفقہ طور پر آتا ہے تو اس میں حکومت کی نیک نامی ہوتی ہے، تو ہمارا مقصد اس میں بنیادی یہی تھا، جو ہم حکومت کو ایک مشورہ دے سکتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ ایک دیانتداری سے اور مقصد پورے صوبے کی بھلائی اور اس کے حوالے سے ہمارا مقصد تھا تو یہ ہم نے رکھنا تھا مگر وہ بلڈوز کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں ہم نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، اصل میں ابھی یہ ہے کہ قاعدہ 82۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ابھی اس کو پاس کرنا ہے تو بے شک پاس کریں جناب۔

<u>جناب سپیکر</u>: 82 اور 83 کے مطابق چونکہ ایک دفعہ آ چکا ہے تو ابھی یہ نہیں ہو سکتا، البتہ میری آپ کے ساتھ ایک وہ ہے، جب بھی یہ امنڈمنٹ لائیں تو اس پر ان شاء اللہ ہم ڈسکشن کریں گے۔

'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Gul Sahib.

<u>جناب گل صاحب خان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں یہ ایک امنڈمنٹ لایا تھا لیکن لاء منسٹر صاحب سے میری ڈسکشن ہوئی ہے، انہوں نے یقین دہانی دی ہے کہ اس کیلئے حکومتی کمیٹی بنائی گئی ہے تو اس میں اس چیز کو ڈسکس کیا جائے گا، لہذا میں یہ امنڈمنٹ واپس لیتا ہوں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Amendment withdrawn, therefore, original Clause 10 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 11 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 11 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 11 to 17 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law.

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں خیبر پختونخوا احتساب کمیشن ترمیمی بل 2015 کو پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12: Honourable Minister for Information Technology.

Mr. Sharam Khan {Senior Minister (Health & IT)}: Thank you, Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, please.

Senior Minister (Health & IT): Thank you, Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Items No. 14 and 15: Honourable Senior Minister for Health.

Senior Minister (Health & IT): Thank you, Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 13 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Mr. Sharam Khan, Senior Minister.

<u>Senior Minister (Health & IT)</u>: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2015 may be passed, please.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 16, Madam Ania Zeb Tahirkheli.

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ میں یہ آئٹم موو کرنے سے پہلے آپ کی ذرا تھوڑی سی توجہ کی طلب گار ہوں اور آپ کی وساطت سے جناب وزیر صحت سے کہ سر! اسمبلی میں ڈاکٹر کوئی نہیں ہے، سپیشلی سیشن کے دنوں میں بھی اور یہاں In case of emergency، There is a journalist، ایک جرنلسٹ ہے جو اس وقت بڑی سخت تکلیف میں ہے اور ایمرجنسی ہے لیکن کوئی ڈاکٹر Available نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ڈاکٹرز Available ہیں، ہمارے پرنسپل سیکرٹری کے آفس میں بیٹھے ہیں، اگر کسی کو پرابلم ہو۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: تو Kindly، میں نے تو ڈاکٹر حیدر کو ریکویسٹ کی ہے اور ڈاکٹر مہرتاج کو لیکن There has to be a doctor, especially when the assembly is in session تاکہ اگر کوئی، آپ اگر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: سعید صاحب کے آفس میں ڈاکٹر Available ہے، بیٹھا ہے۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: اچھا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: تو بس یہ پھر تو بہت اچھا ہے، اس کو ریفر کر دینا چاہیئے تاکہ منسٹر ہیلتھ اس کو دیں۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 23 on Administration Department, on question No. 1106, moved by Mufti Said Janan, MPA, referred on 6th of March 2014, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 17, Madam Anisa Zeb Tahirkheli

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. I beg to present the report of Standing Committee No. 23 on Administration Department in the House.

Mr. Speaker: The report is presented.

اجلاس کو مورخہ 07-09-2015 سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 07 ستمبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)